{میں دیا گیا جو درج ذیل ہے}

وہی تفسیر نویسی کا ولولہ

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ "اہلحدیث" مورخہ ۱۳۔ فروری ۱۹۳۱ء میں قادیانی خلیفہ کی بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک بسیط مضمون لکھا گیا تھا۔ اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"مرزا صاحب متوفی کی شروط پر تفسیر لکھی جائے۔ یعنی کوئی کتاب ساتھ نہ ہو۔ تفسیر عربی میں ہو۔ تفسیر میں وہ معارف بیان ہوں جو پہلے کسی نے نہ لکھے ہوں۔ وغیرہ"

خلیفہ قادیان تو خاموش رہ سکتا تھا مگر مریدین نہیں رہنے دیتے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ

"(ہمارا محمود) دنیا کے اسیروں کا رستگار بنا۔ قوموں کا سردار کہلایا۔ اور خاص وعام کا مرجع بن گیا۔ ہر ہاتھ جو ہمارے آقا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف اُٹھا شل ہو گیا۔ ہر انسان جس نے آپ کو گرانا چاہا خود گر گیا۔ اور ہر وہ جس نے آپ کو ذلیل کرنا چاہا نہایت بُری طرح ذلیل و رسوا ہو کر رہا۔ جنہیں اپنے علم پر ناز تھا وہ آپ کے مقابل پر جاہل ثابت ہوئے جنہیں حسن تدابیر پر گھمنڈ تھا وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ثابت ہوئے۔ خدا نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا۔ آپ کو مسیح پاک کا سچا جانشین ثابت کیا۔ اور آپ کے ہاتھوں پر اسلام کی فتح کو مقدر کر دیا۔ اور آج وہ دن ہے جبکہ وہ اولوالعزم محمود شوکت وظفر کا جھنڈا لئے بصد عز و شان خلیفہ مانا جاتا ہے۔ خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ خلیفہ کا لقب کسی اور کو بھی ملے۔ قدرت خداوندی نے سب کو نیچے گرا گرا کر اسی کو جو برحق خلیفہ تھا دنیا میں رکھا۔" (الفضل ۱۲۔ مارچ ۱۹۳۱ء ص)

الجواب | ہم اس کے جواب میں کیوں بولیں۔ کیونکہ یہ سب اشارات لاہوری

پارٹی کی طرف ہیں۔ چنانچہ آگے اس کا نام بھی آجاتا ہے۔ ہاں ہم اتنا ہی کہتے ہیں ؎

"پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند"

اسلئے مریدوں کی تحریک سے خلیفہ قادیانی متحرک ہوئے، مگر حرکت ایسی کہ اس سے سکون اچھا تھا۔ اخبار "الفضل" قادیان ۲۴۔ مارچ ۳۱ء میں ایک طویل مضمون نکلا ہے جس میں نہ "ہاں" کا پتہ چلتا ہے نہ "نا" کا۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج!
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

آپ کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں :۔

"میرا یہ دعوے نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں میرا یہ دعوے ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ کے جاننے میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے فیض سے اور مطابق آیت لا یمسہ الا المطہرون سب دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ کسی شخص کا کسی دوسرے سے کسی امر میں بڑھا ہوا ہونا تائید الٰہی کا ثبوت نہیں ہوتا۔ بلکہ مؤید من اللہ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ سب قوم یا سب دنیا سے بڑھا ہوا ہو۔ پس مولوی صاحب کا عربی میں تفسیر لکھنے کا چیلنج مجھے دینا یا میرا انہیں دینا محض حماقت ہوگا۔ جبتک کہ ہم میں سے کسی کا یہ دعوے نہ ہو کہ وہ خدائے تعالےٰ کی تائید سے سب دنیا سے زیادہ فصیح عربی لکھ سکتا ہے اور مجھے یہ دعوے نہیں۔ اور جہانتک میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب کو بھی باوجود لاف زنی کی عادت کے ایسا دعوے نہیں ہے۔ پس جس امر میں ہم میں سے کوئی اپنے مؤید من اللہ ہونے کا مدعی نہیں۔ اس میں مقابلہ سوائے پہلوانی کرا، کیا معنے رکھتا ہے۔ اور مولوی صاحب گو اپنے آپ کو اپنی قومیت اور اپنے شہر کی نسبت سے پہلوان خیال کرتے ہوں۔ میں اپنے لئے خالی پہلوانی والے زور کو ہتک سمجھتا ہوں۔ اور صرف ایسے ہی مقابلہ کیلئے تیار ہوں جس سے اسلام اور سلسلہ کی سچائی ثابت ہوتی ہو۔ لیکن اگر میرا خیال مولوی صاحب کی نسبت درست نہیں بلکہ انہیں عربی تصنیف یا بے نظیر ترجمہ

کرنے کا دعوٰے ہے تو وہ یہ چیلنج شائع کردیں کہ خدائے تعالےٰ کی طرف سے مجھے عربی زبان میں ایسی فصاحت عطا ہوئی ہے جس کی نظیر اس زمانہ میں موجود نہیں یا قرآن کریم کے اُردو ترجمہ کرنے کیلئے خاص کمال عطا ہوا ہے۔ پھر ان کی اس فرعونیت کیلئے خدائے تعالےٰ کے فضل سے ایک موسےٰ ضرور کھڑا ہو جائیگا۔ اور شاید اس میں خدا تعالےٰ کوئی نیا نشان ہی دکھادے۔ (خاکسار میرزا محمود احمد)"

(الفضل ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۱ء)

الجواب اس ساری لذیذ عبارت کا ملخص یہ ہے کہ خلیفہ صاحب عربی میں تفسیر لکھنا نہیں چاہتے۔ بہت خوب! ہم بھی آپ کو عربی نویسی کیلئے مجبور نہیں کرتے۔ آپ اُردو میں لکھیں۔ مگر لکھینگے کیا؟ وہی جو والد صاحب مکرم آیات قرآنیہ میں تحریف کرگئے ہیں۔ آپ اُس تحریف کی تشریح کرینگے۔ چنانچہ "الفضل" مذکور میں اڈیٹر کا نوٹ ہے جس کی خلیفہ نے تصدیق کی ہے۔ اُس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے معارف سمجھ میں نہیں آتا اسقدر جہالت کے اظہار کی مولوی صاحب کو کیا ضرورت پیش آئی۔ ان کے نزدیک وہ معارف قرآنیہ بیان کرنا جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے لکھے ہیں معمولی بات ہوگی۔ لیکن جماعت احمدیہ خوب جانتی ہے اور خدا کے فضل سے تجربہ رکھتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان حقائق اور معارف کی جو تشریح و توضیح فرماتے ہیں وہ بجائے خود فہم قرآن کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ میں روحانیت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے آپ کے سب سے بلند مقام رکھنے کا ثبوت ہے۔ اگر یہ کوئی ایسی ہی آسان بات ہوتی تو غیر مبائعین کے امیر صاحب[۱] جنہیں "حضرت مرزا صاحب کے علوم کا وارث" ہونے کا دعوٰے بھی ہے، کیوں نہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مخالفین کو معارف قرآن میں مقابلہ کرنے کا چیلنج دیتے۔ کیا مولوی صاحب نے ان کی طرف سے

[۱] مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہوریہ کی طرف اشارہ ہے۔ لاہوریو! کیا کہتے ہو؟

کبھی چیلنج سنا ہے۔ ان کا چیلنج دینا تو الگ رہا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود) خود ان کو چیلنج دے چکے ہیں جسے آجتک منظور کرنے کی انہیں ہمت نہیں ہوئی۔ پس وہ معارف اور حقائق جن کا اشارہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتب میں پایا جاتا ہے انہیں تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے سچے جانشین کی اصلی علامت ہے۔"

(الفضل ۲۴ - مارچ ۱۹۳۱ء)

الجواب اب بھی کسی کو خیال ہو کہ قادیان میں علم خاصکر علم مناظرہ ہے تو وہ اس اقتباس کو پڑھکر اپنے خیال کی اصلاح کرے۔

اے جناب! مرزا صاحب متوفی کے معارف کی تشریح کرکے اُن کا جانشین ثابت کرنے کا موقع وہ ہے جب آپ کا مقابلہ لاہوری مرزائیوں سے ہو۔ چنانچہ آپ کے اُن پر چوٹ بھی کی ہے۔ ہمارے سامنے اس مدعا کو ثابت کرنے کیلئے تفسیر نویسی کرنا بالکل بیکار ہے۔ لیجئے ہم آپ کو اُن کا قائم مقام اور جانشین ہونے کا اعلان کئے دیتے ہیں۔ کیا ہم آپ کی طرح عبدالبہاء کو بہاء اللہ کا قائمقام نہیں مانتے؟ ایسا ہی آپ کو مانتے ہیں۔

ناظرین کرام! غور سے پڑھئے اس مقابلہ کی انتہاء یہ ہے کہ خلیفہ قادیان ہمارے سامنے معارف مرزائیہ کی تشریح فرمائینگے اور ہم براہ راست قرآن سے معارف بتائینگے۔ یعنی خلیفہ قادیان اپنی لیاقت سے معارف قرآنیہ نہیں بتائینگے۔ بلکہ (بماتحت اصول نیوگ) والد ماجد کے بتائے ہوئے کو مشرح فرمائینگے۔

اب سوال یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد کے معارف کو جب ہم تحریفات قرآنیہ نام رکھتے ہیں، تو آپ کی تشریحات کا نام کیا رکھینگے۔

ناظرین! ذرہ ٹھیرئیے ہم آپ کو معارف مرزا اور تشریح خلیفہ کی ایک مثال بتائیں۔ بڑے مرزا صاحب نے لیکچر سیالکوٹ میں لکھا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہے۔ (صہ) لائق فرزند صاحب اس

کی تشریح کرتے ہیں جو قابل دید و شنید ہے۔

"بعض نے غلطی سے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تحریروں سے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک دور کا اندازہ ہے جسطرح سات دنوں کا ایک دور ہے۔ کیا آٹھویں دن قیامت آجایا کرتی ہے نہیں بلکہ ہر جمعہ کے بعد ساتھ ہی ہفتہ شروع ہوجاتا ہے۔ یہ تو ایک دور ہی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جس قیامت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس سے وہ قیامت مراد نہیں جس کے بعد فنا آنے والی ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے سات ہزار سال کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ تعجب نہیں کہ اور ملکوں کے آدم کوئی اور ہوں۔ ممکن ہے کہ افریقہ کے لوگ اس آدم کی نسل سے نہوں جس کی نسل سے ہم ہیں۔ اسی طرح یورپ کے لوگ کسی اور آدم کی اولاد ہوں۔ غرض جہاں آپ نے آدم کا ذکر کیا ہے وہاں اس آدم کا ذکر مراد ہے جس کی موجودہ نسل پائی جاتی ہے۔ پس آپ کا بصورت امکان مختلف آدموں کا تسلیم کرنا بتاتا ہے کہ جب آپ دنیا کی عمر سات ہزار سال بتاتے ہیں اور اس کے بعد قیامت بتاتے ہیں۔ تو اس قیامت سے اور قیامت مراد ہے۔ اس سے مراد اس دنیا کی نسل کا ایک دور ہے جو ختم ہوگا اور آپ پہلے دور کے خاتمہ پر آئے ہیں۔

میرا اپنا عقیدہ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اس دور کی خاتم اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں۔ کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔ اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ آپ آیندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں۔ جسطرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب)

جو اس زمانہ کے آدم ہیں آیندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں"۔

(ضمیمہ اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء صفحہ ۴۹)

الجواب کیسی مرزائی منطق ہے اور کیسی اچھی تشریح ہے۔ ناظرین سن لیں اس تشریح سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب متوفی اُس اینٹ کی طرح تھے جو دو دیواروں میں مشترک ہوتی ہے۔ یعنی اس اینٹ (حصہ خاتم ۔ آدم ثانی) کی طرح پہلے دَور کے خاتم بھی آپ اور دوسرے دَور کے بابا آدم بھی آپ۔ (جل جلالہٗ) اب انبیاء کرام حضرات شیث۔ الیاس۔ ابراہیم۔ موسٰے۔ عیسٰے اور سب سے اخیر محمد علیہم السلام مرزا صاحب متوفی کی اولاد سے پیدا ہونگے۔ غالبًا ابھی تو شیث کا زمانہ ہوگا۔ بقول مرزا صاحب چھ صدیوں کے بعد اس دور کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے۔ پھر ابھی سے اُن کو کلمۂ اسلام "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں داخل کرنے کی ضرورت کیا۔ پس قادیانی امت کا پہلا فرض یہ ہے کہ اس کلمۂ اسلام کی ترمیم کرکے کلمہ یوں پڑھے۔ "لا الہ الا اللہ شیث (محمود) رسول اللہ"۔ اور اس ترمیم کرنے میں ڈرے نہیں بلکہ صاف کہدے کہ ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرزِ جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

ہم ایسے معارف سننے کیلئے خلیفہ سے مقابلہ کریں تو دانایان ملک ہم کو یہ نہ کہینگے کہ آپ نے "کوہ کندن وکاہ برآوردن" کی مثال سچی کردکھائی۔

پس اے احمدی دوستو! سن رکھو ہم اور علماء کی طرح تمہارے بے قدر نہیں کہ تمہاری آواز کو "ہوا شتر" جانکر خاموش رہیں بلکہ تمہارے دل سے قدردان ہیں۔ پس سیدھے ہو کر چلو اور بٹالہ۔ امرتسر یا لاہور میں آجاؤ۔ اور سادہ قرآن شریف لیکر ہمارے سامنے تفسیر القرآن لکھو۔ لو ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ حسب خواہش خود "کلید قرآن عربی اور اُردو تفسیرات سابقہ بھی ساتھ رکھ لو"۔ مگر وقت محدود ہوگا ؎ "تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد"۔

خلاصہ ساری تحریرات کا یہ ہے کہ خلیفہ جی نے بالمقابل قرآنی معارف نمائی کی دعوت دی، جب وہ منظور کی گئی تو کتابیں ساتھ رکھنے کی اجازت مانگی۔ جب وہ بھی دی گئی تو پہلو بدلا کہ میں تو اپنے والد کے معارف بتاؤنگا۔ جب اس پر اعتراض کیا گیا کہ علماء اسلام اُنہی معارف کی وجہ سے مرزا صاحب پر خفا ہیں۔ نیز وہ سنے سنائے ہیں۔ آپ اپنے معارف دکھائیے۔

اس کا جواب ملا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے معارف کو مشرح بیان کرنا بھی بہت بڑی لیاقت کا کام ہے۔ اس کے بعد خاموشی۔ کیوں؟ ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُن سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

با ایں ہمہ ابھی تک بعض علاقوں میں قادیانیوں کی طرف سے پھیلایا جاتا ہے کہ ہمارے خلیفہ صاحب کے سامنے کوئی عالم تفسیر قرآن نہیں لکھ سکتا اسلئے بعض احباب کے مشورہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اُن مضامین مندرجہ "اہلحدیث" کو "مرقع قادیانی" کے ایک نمبر میں یکجا کر دیا جائے۔ چنانچہ نمبر ہذا اسی لئے وقف کیا گیا۔

نوٹ اس نمبر کو اشاعت فنڈ کی لاگت سے زیادہ بھی چھپوایا ہے۔ جہاں جہاں کے احباب تقسیم کرنا چاہیں محصول ڈاک بھیجکر مفت منگالیں۔ ایک آنہ کے ٹکٹ میں دو نسخے جائینگے۔ (منیجر مرقع قادیانی امرتسر)

ناظرین "مرقع قادیانی" کی خدمت میں درخواست

آج مرقع کا دسواں نمبر ارسال خدمت ہے مگر خریداری میں کوئی مزید زیادتی نہیں ہوئی۔ پھر بھی بفضلہ پابندی وقت کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ اسلئے ناظرین اگر اس نونہال کو بابرگ و بار دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے خریدار بڑھائیں۔ ورنہ اسی حالت میں رہا تو خطرہ ہے کہ دوسرے سال بند نہ ہو جائے۔